

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

کمشنر آف انکم ٹیکس گجرات

بنام۔

میسرز الیکٹرک کنٹرول گیئر ایم۔ ایف۔ جی۔ کو آپریشن

8 جولائی 1997

ایس۔ سی۔ اگرا ل اور جی۔ بی۔ پٹنا نک، جسٹسز

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961-دفعات 41، 114-متعلقہ شراکت داری۔ کاروبار کو ایک محدود کمپنی میں منتقل کرنے کے متعلق۔ دفعہ (2) 41 کے تحت ٹیکس کی ذمہ داری اور سرمائے کے فوائد کی ذمہ داری۔ کل قابل غور رقم میں سے مشینری، پلانٹ یا عمارت جیسے اثاثوں سے منسوب قیمت کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں۔ چاہے دفعہ (2) 41 توجیعات لاگو ہوں۔ منعقد، نہیں۔ ٹیکس دہندہ کی حیثیت افراد کی انجمن کی تھی۔

ٹیکس دہندہ، جو ایک شراکت داری کا ادارہ ہے، نے ایک محادہ کیا جس کے تحت اس نے کاروبار کے تمام اثاثوں چالو کاروبار کے ساتھ ایک محدود کمپنی کو 8 لاکھ روپے میں منتقل کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے مؤقف اختیار کیا کہ فرم کی طرف سے کمپنی کو منتقل کردہ اثاثوں کے سلسلے میں ٹیکس دہندہ فرم کو تخفیف کی اجازت ہے جو ٹیکس دفعہ (2) 41 انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 کے تحت قابل وصول ہے۔ اور بنیادی چھوٹ کے طور پر 5000 روپے کی رقم کو خارج کرنے کے بعد حاصل سرمایہ کو 'حاصل سرمایہ' کے عنوان کے تحت ٹیکس دہندہ کی کل آمدنی کے حساب میں شامل کیا گیا۔ اپیل میں، اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے فیصلہ دیا کہ اعتراض شدہ منافع ایکٹ کی دفعہ (2) 41 توجیعات کے تحت قابل ٹیکس ہے لیکن حاصل سرمایہ پر رجسٹرڈ فرم دفعہ 114 آف ایکٹ کے ہاتھوں ٹیکس نہیں لگایا جا سکتا۔ انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل نے یہ معاملہ انکم ٹیکس افسر کو بھیج دیا تاکہ منافع دفعہ (2) 41 کے طور پر وصول کی جانے والی مجموعی رقم کی دوبارہ گنتی کی جاسکے۔ اور سرمائے کے فوائد کے طور پر یہ کہتے ہوئے کہ اس کی صحیح حیثیت 'رجسٹرڈ فرم' ہونی چاہیے نہ کہ 'ایسوسی ایشن آف پرسن'۔

حوالہ میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ دفعہ (2) 41 توجیعات لاگو ہوتی ہیں؛ کہ ٹیکس دہندہ کی حیثیت ایک رجسٹرڈ فرم اور افراد کی انجمن کی ہوتی ہے اور ٹیکس دہندہ ان دو

سرکولر کی بنیاد پر کسی بھی راحت کا حقدار ہوتا ہے جن پر اس نے بھروسہ کیا تھا۔ موجودہ اپیل ریونیو کی جانب سے عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھی۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، اس عدالت نے کہا:

موجودہ معاملے میں 8 لاکھ روپے کی قابل غور رقم میں سے مشینری، پلانٹ یا عمارت جیسے اثاثوں سے منسوب قیمت کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ 3,32,863 روپے کی رقم کو ٹیکس دہندہ فرم کو فرسودگی کے طور پر اجازت دی گئی تھی، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ قیمت اور تحریری قیمت کے درمیان اضافی رقم تھی۔ لہذا عدالت عالیہ نے صحیح فیصلہ دیا کہ دفعہ 41(2) تو ضیعات لاگو نہیں ہوتیں۔ ٹیکس دہندہ کی حیثیت کے سوال پر، عدالت عالیہ نے صحیح طور پر فیصلہ دیا کہ ٹریبونل کا یہ موقف درست نہیں تھا کہ ٹیکس دہندہ کی حیثیت ایک رجسٹرڈ فرم ہے نہ کہ افراد کی انجمن کی۔ تاہم، حقائق اور حالات پر عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ ٹیکس دہندہ ان دوسرے سرکولر کی بنیاد پر راحت کا حقدار ہے جن پر اس نے بھروسہ کیا تھا۔ (574-)

سے اے؛ 573- ڈی؛ 572- ایچ؛ 573- اے)

سی۔ آئی۔ ٹی۔ بنام ایم/ایس۔ آر ٹیکس مینوفیکچرنگ کمپنی، (1997) ایس یو پی پی 1 ایس۔ سی۔ آر۔ 608، پراختصار کیا۔

آر ٹیکس مینوفیکچرنگ کمپنی بنام سی۔ آئی۔ ٹی۔ (1981) 131 آئی۔ ٹی۔ آر۔ 559 (گجرات)، ممتاز۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1982 کی دیوانی اپیل نمبر 101۔

1975 کے آئی ٹی آر نمبر 281 میں گجرات عدالت عالیہ کے 29.8.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے بی۔ کرشنا پرساد۔

جواب دہندہ کے لیے پی۔ ایچ۔ پارکھ، سنیتا شرما اور آر۔ دیپمالا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس۔ سی۔ اگرا، جے۔: سٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل گجرات عدالت عالیہ کے 29 اگست

1980 کے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔ یہ معاملہ تشخیص کے سال 1967-68 سے متعلق ہے۔ تشخیص کنندہ

ایک شراکت داری کا ادارہ ہے جو 13 شراکت داروں پر مشتمل ہے۔ 31 مارچ 1966 کو اس نے ایک

معاهدہ کیا جس کے تحت اس نے کاروبار کے تمام اثاثوں رواں کاروبار کے ساتھ ایک محدود کمپنی، ایم/ایس

الیکٹرک کنٹرول گیس پرائیویٹ لمیٹڈ کو 8 لاکھ روپے میں منتقل کیا۔ ٹیکس دہندہ فرم کے سابقہ شراکت داروں کو

ان کے منافع کی تقسیم کے تناسب میں اسی قیمت کے حصص الاٹ کیے گئے تھے۔ انکم ٹیکس افسر نے مؤقف اختیار کیا کہ فرم کی طرف سے مذکورہ کمپنی کو منتقل کردہ اثاثوں کے سلسلے میں ٹیکس دہندہ فرم کو 3,32,861 روپے کی رقم کی اجازت دی گئی فرسودگی انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 41(2) تو ضیعات کے تحت ٹیکس وصول کرنے کے قابل ہے (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے)۔ انہوں نے 8 لاکھ روپے کے حاصل سرمایہ کو بھی ٹیکس میں لایا، جو کہ ٹیکس دہندہ کو موصول ہونے والی خریداری پر غور تھا اور بنیادی چھوٹ کے طور پر 5,000 روپے کی رقم کو خارج کرنے کے بعد، ٹیکس دہندہ کی کل آمدنی 7,95,000 روپے کے حساب کی رقم کو 'حاصل سرمایہ' کے عنوان سے شامل کیا۔ ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے فیصلہ دیا کہ اعتراض شدہ منافع ایکٹ کی دفعہ 41(2) تو ضیعات کے تحت قابل ٹیکس ہے۔ جہاں تک حاصل سرمایہ کا تعلق ہے، تاہم ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے مؤقف اختیار کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 114 تو ضیعات کے تحت رجسٹرڈ فرم کے ہاتھوں میں حاصل سرمایہ پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا، ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے مذکورہ فیصلے کے خلاف ٹیکس دہندہ کے ساتھ ساتھ ریونیو کی طرف سے بھی اپیل دائر کی گئی تھی۔ ٹیکس دہندہ نے ایکٹ کے دفعہ 41(2) کے تحت ٹیکس کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ حاصل سرمایہ کی ذمہ داری کو بھی چیلنج کیا جبکہ ریونیو نے ایکٹ کے دفعہ 114 تو ضیعات کے تحت رجسٹرڈ فرم کے ہاتھوں میں کیپٹل گینر کی عدم وصولی کے ساتھ ساتھ دفعہ 41(2) کے تحت منافع کی دوبارہ گنتی کے بارے میں ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے فیصلے کو چیلنج کیا۔ انکم ٹیکس ایپیلٹ ٹریبونل نے دفعہ 41(2) کے تحت منافع کے طور پر اور سرمائے کے فوائد کے طور پر وصول کی جانے والی مجموعی رقم کی دوبارہ گنتی کے لیے معاملہ انکم ٹیکس افسر کو بھیج دیا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ٹیکس دہندہ کی صحیح حیثیت 'رجسٹرڈ فرم' ہونی چاہیے نہ کہ 'ایسوسی ایشن آف پرسنز'۔ ٹریبونل نے ہائی کورٹ کی رائے کے لیے درج ذیل سوالات کا حوالہ دیا:

1. کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ باہمی اصول لاگو نہیں ہوتا تھا؟
2. کیا، حقائق اور کیس کے حالات پر، ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ دفعہ 41(2) تو ضیعات لاگو ہوتی ہیں؟
3. کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ ٹیکس دہندہ نے کیپٹل گین حاصل کیا ہے، جو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 45 تو ضیعات کے تحت ٹیکس کا ذمہ دار تھا؟
4. کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ ٹیکس دہندہ کی حیثیت

ایک رجسٹرڈ فرم تھی نہ کہ افراد کی انجمن کی؟

5. کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل نے ٹیکس دہندہ کے اس دعوے کو درست طور پر مسترد کر دیا، کہ اس کے ذریعے محدود کمپنی کو فروخت پر حاصل کردہ سرپلس ٹیکس کے قابل نہیں تھا، جو کہ وصولی فروخت ہے؟

6. کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ فیصلہ درست تھا کہ دفعہ 34 (2) لاگو ہوگی اور اس لیے، ٹیکس دہندہ فرسودگی کا حقدار نہیں ہے؟

7. کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ رجسٹرڈ فرم انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 114 کے تحت سرمائے کے فوائد کا ذمہ دار ہو سکتی ہے؟

8. کیا ٹریبونل کا یہ مؤقف درست تھا کہ ٹیکس دہندہ ان دوسرے کو لڑکی بنیاد پر کسی راحت کا حقدار نہیں تھا جن پر اس نے بھروسہ کیا تھا؟

سوال نمبر 1، 3 اور 5 کا جواب عدالت عالیہ نے ہاں میں دیا، یعنی ریونیو کے حق میں اور ٹیکس دہندہ کے خلاف، سوال نمبر 2، 4، اور 8 کا جواب منفی میں دیا گیا، یعنی ریونیو کے خلاف اور ٹیکس دہندہ کے حق میں، سوال نمبر 6 کو ٹیکس دہندہ کے فاضل وکیل نے نہیں دیا اور سوال نمبر 7 کا جواب نہیں دیا گیا کیونکہ یہ سوال نمبر 4 کے جواب کے پیش نظر زندہ نہیں رہا۔ موجودہ اپیل سوال نمبر 2، 4 اور 5 سے متعلق ہے جس کا جواب ریونیو کے خلاف دیا گیا ہے۔

عدالت عالیہ نے آر ٹیکس مینوفیکچرنگ کمپنی بنام کمشنر انکم ٹیکس، گجرات-II، (1981) 131 آئی ٹی آر 559 میں اپنے فیصلے پر انحصار کیا ہے۔ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے پر ہم نے 1981 کے سی اے نمبر 2276 (این ٹی) میں آج سنائے گئے اپنے فیصلے میں غور کیا ہے، کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ ایم/ایس آر ٹیکس مینوفیکچرنگ کمپنی۔ اس معاملے میں، ہم نے فیصلہ دیا ہے کہ دفعہ 41 (2) لاگو تھی کیونکہ پلانٹ، مشینری اور بیکار ذخیرہ سے منسوب قیمت جو منتقل کی گئی تھی، ٹیکس دہندہ نے انکم ٹیکس افسر کے سامنے تشخیص کی کارروائی کے دوران ظاہر کی تھی اور یہ کہ مذکورہ قیمت قرارداد پر عمل درآمد کے وقت ویلیوروں کے ذریعہ طے شدہ قیمت کے مطابق تھی۔ موجودہ معاملے میں 8 لاکھ روپے کی قابل غور رقم میں سے مشینری، پلانٹ یا عمارت جیسے اثاثوں سے منسوب قیمت کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ 3,32,863 روپے کی رقم کو ٹیکس دہندہ فرم کو فرسودگی کے طور پر اجازت دی گئی تھی، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ قیمت اور تحریری قیمت کے درمیان اضافی رقم تھی۔ اس لیے عدالت عالیہ نے ریونیو کے خلاف سوال نمبر 2 کا صحیح جواب دیا۔ سوال نمبر 4

پر عدالت عالیہ نے وہی نظریہ اختیار کیا ہے جو اس نے میسرز آرٹیکس مینوفیکچرنگ کمپنی (سپرا) میں سوال نمبر 4 کا جواب دیتے ہوئے لیا تھا۔ اس معاملے میں اپنے فیصلے میں ہم نے اس نظریے کی تصدیق کی ہے۔ سوال نمبر 8 ایم/ایس آرٹیکس مینوفیکچرنگ کمپنی (سپرا) میں سوال نمبر 5 سے ملتا جلتا ہے۔ اس سوال کے حوالے سے عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو ہم نے مقدمے میں اپنے فیصلے میں الٹ دیا ہے اور انہی وجوہات کی بنا پر سوال نمبر 8 کا جواب مثبت یعنی ریونیو کے حق میں اور ٹیکس دہندہ کے خلاف دیا جانا چاہیے۔

نتیجے میں اپیل کو جزوی طور پر اس حد تک اجازت دی جاتی ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے سوال نمبر 8 کے لیے دیا گیا جواب خارج کر دیا جاتا ہے اور مذکورہ سوال کا جواب مثبت یعنی ریونیو کے حق میں اور تشخیص کنندہ لینے والے کے خلاف دیا جاتا ہے۔ نمبر 2 اور 4 پر سوال کرنے کے لیے عدالت عالیہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی تصدیق کی گئی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

آر۔اے۔

جزوی طور پر اپیل منظور کی جاتی ہے